اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خودداری ضروری ہے

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا مُحافِظ، تمہارے رب کی رِضا کا باعِث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سَبَب ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اصحابِ صُفّہ کی خودداری

اَصحابِ صُفّہ یعنی وہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان جو مَسْجِدِ نبوی میں رہائش پذیر تھے، طرح طرح کی پریشانیوں نے ان کو ستایا، بھوک پیاس کی شِدَّت اور خوراک کی کمی، لِباس کی کمی کا سامنا تھا، اِنہی اصحابِ صُفّہ میں سے ایک چمکتے دمکتے ستارے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سَتّر (70) صُفّہ والے صحابہ کو دیکھا کہ ان میں سے کسی پر چادر نہ تھی یا صرف تہبند تھا یا کمبل جسے وہ اپنی گردنوں میں باندھے تھے، جن میں سے بعض چادریں وہ تھیں جو آدھی پنڈلی تک پہنچتی تھیں، بعض وہ جو ٹخنوں تک پہنچتی تھیں وہ اسے اپنے ہاتھ سے سمیٹے رہتے، تاکہ ان کے سَتْر (چھپانے کی جگہ) کو دیکھ نہ لیا جائے۔[2] مگر اِنہوں نے اپنے آپ کو عِلْمِ دِین سیکھنے کیلئے وَقْف کردیا[3] اور حضورِ انور، مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ

(1)...القول البدیع، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم...الخ، ص133
(2)...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب نوم الرجال فی المسجد، ص182، حدیث:442
(3)...مرآۃ المناجیح، 3/50

واٰلہٖ وسلم سے سارے دِینی عُلوم سیکھتے تھے[1] ان حضرات کی خودداری کا تذکرہ اللہ پاک نے قراٰنِ پاک میں فرمایا، چنانچہ پارہ 3، سُورۂ بَقَرہ کی آیت نمبر 273 میں ارشاد ہوتا ہے:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ٘ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْۚ لَا یَسْــٴَـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًاؕ (پ3، البقرۃ:273)	ترجمۂ کنز الایمان: ان فقیروں کے لئے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے۔ نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبَب تو انہیں ان کی صُورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گِڑگِڑانا پڑے۔

خودداری سُنَّتِ رسول

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنا جوتا شریف (نعلِ پاک) دُرُست کرلیتے تھے، اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کرتا ہے، اپنی بکری (کا دودھ) دَوھ لیتے تھے، اپنے کام خود کرتے تھے۔[2]

اپنے کپڑے خود دھولینا خاک کے بِستَر پر سولینا	سادہ سادہ نیک طبیعت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم [3]

صحابۂ کرام کی خودداری کی 2 مثالیں

(1)...امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے کبھی اُونٹنی کی نکیل گِرپڑتی تو اُسے اُٹھانے کیلئے ہاتھ مار کر اُونٹنی بٹھا دیتے اور خود نکیل اُٹھاتے۔ لوگ عَرض

J J

(1)...مرآۃ المناجیح، 3/239

(2)...مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ...الخ، باب فی اخلاقہ...الخ، الفصل الثانی، 2/366، حدیث:5822

(3)...مرآۃ المناجیح، 8/74

کرتے کہ ہمیں حکم کیوں نہ دیا؟ ہم اُٹھا کر پیش خِدمَت کر دیتے۔ آپ فرماتے: میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کسی سے سوال نہ کروں۔[1]

(2)...ایک موقع پر حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت ثوبان رضی اللہُ عنہ سے اِرشَاد فرمایا: تم کسی سردار کے دروازے پر یا کسی اَمیر سے سَوال کرنے نہ جانا۔[2] آپ رضی اللہُ عنہ نے اس فرمان پر ایسا عَمَل کیا کہ اگر آپ سواری پر سوار ہوتے اور کَوڑا(چابک) گِر جاتا تو کسی سے سَوال نہ کرتے بلکہ خود اُتر کر اُٹھالیتے۔[3]

بزرگوں کی خودداری

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃُ اللہِ علیہ ولایت کے عالی رُتبہ پر فائز ہونے اور ہزاروں خُدّام ہونے کے باوُجود اپنے کام خود کرلیا کرتے تھے۔ کسی کام کو اس لئے نہ روکے رکھتے تھے کہ خادِم آکر کرے گا بلکہ بعض اَوقات خُدَّام کی موجودگی میں بھی اپنا کام خود کرلیا کرتے تھے۔[4]

خودداری ضروری ہے

عزّتِ نَفْس کے منافی اُمُور سے بچنے والے، سنجیدہ و غیرت مند کو خوددار کہتے ہیں۔[5] یادرہے! جو لوگ دِین کی خِدمَت کا ذہن رکھتے ہیں، انہیں خودداری اپنانا ضروری

(1)...مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، 1/74، حدیث:66
(2)...معجم اوسط، 2/85، حدیث:2607
(3)...ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسئلہ، ص294، حدیث:1837 مفہوماً
(4)...فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، ص35
(5)...اردو لغت، 8/759 بتغیر قلیل

ہے کیونکہ جو لوگ خودداری کا مُظاہَرہ نہیں کرتے، اپنی ضروریات یا رنگ برنگی خواہشات پوری کرنے کیلئے لوگوں سے رَقم مانگتے رہتے ہیں، یا اپنے کام دوسروں سے کروانے کے عادی ہوتے ہیں، ذرا سا کام ہوتا ہے تو کبھی اِس کو کہہ دیا تو کبھی اُس کو بُلالیا، ایسے اَفراد سے لوگ کتراتے ہیں، آپس میں اس کے خلاف باتیں بھی کرتے ہیں۔

عزّتِ نَفس کے منافی اُمُور سے بچئے

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم : بندہ جس عَمَل کے ذریعے اپنی عزّت کی حِفَاظَت کرتا ہے وہ عَمَل اس کے لئے صَدَقہ لکھا جاتا ہے۔(1) لہٰذا ہر مسلمان کو عزّت کو داغدار کرنے اور لوگوں کو بد ظن کرنے والے کاموں سے بچنا چاہیئے، تاکہ اپنی آخِرَت کی بہتری کے ساتھ لوگوں کو بھی دِین کی خِدْمَت کا ذہن دیا جاسکے اور یہ دِین کے قریب ہوں اور یوں سب مل کر اپنی آخِرَت کو سنوارنے میں مشغول ہوجائیں۔

گھریلو کاموں میں خودداری

اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا باعثِ سَعَادَت اور عظیم سنّت ہے۔ مگر علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے ہمارے مُعاشَرے میں خودداری کی نِعْمَت سے بہت سارے لوگ محروم ہوتے جارہے ہیں، گھر میں ہر کام کا حکم دینا اور تاخیر ہونے پر غُصّہ کرنا عادَت بن چکا ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر بیوی / بہن کو اور کبھی چھوٹے بھائیوں کو حکم دینا عام ہے۔ بعض لوگ تو شاید گھر میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو توہین سمجھتے ہیں۔

j j

(1)...مسند طیالسی، محمد بن المنکدر عن جابر، ص282، حدیث:1819

تمام ذاتی کاموں میں خود دار بن جائیں

ہمیں ذاتی مُعَامَلات میں خود داری پیدا کرنی چاہیے، تاکہ اس کی برکتیں ملیں مگر ہمارے ہاں بعض لوگوں کی عادَت ہوتی ہے کہ اپنے ساتھ سَفَر کرنے والے / ساتھ پڑھنے والے / دفتر میں ساتھ کام کرنے والے کو عملاً اپنا خادِم بنایا ہوتا ہے، بِلا ضرورت بلکہ کبھی بِلا اجازت شَرعی ان کی اَشیا بھی اِستِعمال کی جاتیں، اپنا سامان ان سے اُٹھوایا جاتا ہے، اگر وہ کسی کام کیلئے جارہے ہوں تو اپنے دس کام اس کے سُپُرد کردیئے جاتے ہیں اور وہ بیچارے پریشان ہوجاتے ہیں کام کریں تو کیسے؟ اور انکار کریں تو کیسے؟ اور پھر آپس کا ماحَول بھی خراب ہوجاتا ہے۔

بلاضرورت سوال سے بچیں

خود داری کا تقاضا ہے کہ بلاضرورت اور شدید مجبوری کے بغیر کسی سے بھی سوال نہ کیا جائے۔ حضرتِ ثَوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھے ایک چیز کی ضَمانَت دے میں اسے جنّت کی ضَمانَت دیتا ہوں۔ میں نے عَرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں ضَمانَت دیتا ہوں۔ اِرشَاد فرمایا: کبھی کسی سے سوال نہ کرنا۔ [1]

خریداری میں خود دار بنیں

بعض لوگوں کی عادَت ہوتی ہے کہ وہ اپنی شخصیت کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے خریداری میں قیمتی اَشیا کم قیمت یا بلا مُعاوضہ لینے کی سوچ رکھتے ہیں۔ یوں ہی دین کی خِدمَت

(1)...ابن ماجہ، ابواب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسئلۃ، ص294، حدیث:1837

کرنے والے کو لوگ عموماً عقیدت سے اچھی چیزیں پیش کرتے ہیں، تحائف دیتے ہیں، قیمتی اَشیا کم قیمت یا بِلا قیمت پیش کرتے ہیں۔ان کی عقیدت اور دین سے محبت مرحبا! مگر ہمیں چاہیے کہ اپنے تمام مُعَامَلات میں خود دار بنیں، حَتَّی الْاِمْکَان لوگوں پر اپنی مجبوریاں ظاہِر نہ کریں، اِن شاءَاللہ الکریم اچھی نِیَّت ہوئی تو ثواب کے ساتھ اس انداز سے وقار ملے گا، ہَیبَت بر قرار رہے گی، بات میں تاثیر رہے گی، اور دین کا کام کرنے میں مَدَد ملے گی۔

ایک بار امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں رضی اللہُ عنہ نے ایک کنستر تیل خرید فرمایا اور قیمت پوچھی، عَرض کی ویسے تو اس کی قیمت یہ ہے مگر حضور کچھ کم کرکے اتنی دے دیں۔ اس پر حضور (اعلیٰ حضرت) نے فرمایا: مجھ سے وہی قیمت لیجئے، جو سب سے لیتے ہیں۔ انہوں نے عَرض کی: نہیں حضور آپ میرے بزرگ ہیں، عالِم ہیں، آپ سے عام بِکری (قیمت) کے دام کیسے لے سکتا ہوں؟ امام اہلسنت رضی اللہُ عنہ نے وہی عام بِکری کے دام دیے۔ اور فرمایا: میں علم نہیں بیچتا۔[1]

میں اپنی عقیدت نہیں بیچ سکتا

امیر اہل سنت بانی دعوتِ اسلامی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ دعوتِ اسلامی کے اوائل میں جہاں سنّتوں بھرا بیان فرمانے تشریف لے جاتے تو کوئی اسلامی بھائی عطریات وغیرہ کا بستہ (Stall) لگا لیتے جو امیر اہل سنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی ملکیت میں تھا، مگر ہر ایک کو معلوم نہ تھا۔ امامِ مَسجِد کو کسی طرح یہ معلوم ہو گیا یہ کسبِ حلال کیلئے کوشش کرتے ہیں کسی سے مانگ کر گھر نہیں چلاتے۔ جذبات میں آکر مائیک پر اِعلان کر دیا کہ جو باہر عِطریات وغیرہ

(1)...حیاتِ اعلیٰ حضرت، خود داری، 1/216 ملخصاً

کابستہ ہے، وہ امیر اہلِ سنّت دامت برکاتُہمُ العالیہ کی ملکیت ہے۔ آپ کسبِ حلال کیلئے کوشش فرماتے ہیں، کسی سے سُوال نہیں کرتے۔ آپ کے مِزاجِ مُبارَک پر یہ بات انتہائی گِراں گُزری کہ یہ لوگوں کو کیوں معلوم ہوا، اب لوگ شاید میری عقیدت میں سامان خریدیں۔ بستے پر ہونے والی اُس دن کی آمدنی آپ خود اپنے اِستِعمال میں نہ لائے بلکہ راہِ خُدا میں دے دی اور فرمایا: میں اپنی عقیدت نہیں بیچ سکتا۔(1)

متفرق مدنی پھول

- کوشش کی جائے کہ کسی کا اِحسان نہ لیا جائے، یوں خودداری سے وقار بلند ہوتا ہے۔(2)
- خودداری اِختیار کیجئے، خوب برکتیں پائیں گے۔(3)
- خُودداری اور تقویٰ اِنسان کو ممتاز کرتے ہیں، یہ اَوصاف اِنسان کو مرجع (جس کی طرف رُجوع کیا جائے) بناتے ہیں۔(4)
- سرمایہ داروں کے ساتھ بھی خودداری والا انداز رکھیں۔(5)

(1)...ریاکاری، ص164

(2)...مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاخر 1437ھ بمطابق 13 جنوری 2016ء

(3)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 5 تا 9 شوال المکرم 1430ھ بمطابق 25 تا 29 ستمبر 2009ء

(4)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 23 تا 24 ذوالحجۃ الحرام 1430ھ بمطابق 11،12 دسمبر 2009ء

(5)...مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، 29 جمادی الاولیٰ تا 4 جمادی الاُخریٰ 1431ھ بمطابق 13 تا 17 مئی 2010ء